حافظ محمد سعد اللہ

فرقہ وارانہ تشدد۔ سوچیے سمجھیے

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) یوم نحر (۱۰رذی الحجہ) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے پوچھا (لوگو!) یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عام عادت تھی کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کا سوال فرماتے تو وہ احتراماً جانتے ہوئے بھی کہہ دیتے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ ذی الحجہ کے مہینے کا کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ چپ ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ اس شہر مبارک کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ تب آپ نے فرمایا: کیا یہ بلدۃ الامین نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر پوچھا یہ کونسا دن ہے؟ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح سوال فرمانا صحابہ کو چوکنا اور پوری طرح متوجہ کرکے ماہ ذی الحجہ، مکہ مکرمہ اور یوم نحر کے انتہائی تقدس کو ذہن نشین کرانا تھا۔ مرقاۃ) ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ چپ ہوگئے۔ یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ شاید آپ اس کا کوئی دوسرا نام رکھنے لگے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا: کیا یہ یوم نحر (۱۰رذی الحجہ قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں۔ (جب آپ اس مہینے اس شہر اور اس دن کی

حرمت اور تقدس کی یاد دہانی کرا چکے تو) فرمایا: بیشک تمہاری جان، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے اوپر (ایک دوسرے پر) اسی طرح حرام ہے جس طرح اس مہینے میں اور اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ (لوگو!) کان کھول کر سن لو میرے بعد دوبارہ گمراہ نہ ہو جانا (ایک روایت میں ہے، کافر نہ ہو جانا۔ مرقاۃ) کہ تم میں سے بعض لوگ بعض لوگوں کی گردنیں مارنے لگیں۔ لوگو! کیا میں نے تبلیغ کا فریضہ ادا کر دیا؟ سب نے (یک زبان ہو کر) کہا جی ہاں۔ (تب) فرمایا: اے میرے اللہ گواہ رہنا۔ پھر آپ نے فرمایا جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ کیونکہ اکثر وہ لوگ جن تک پیغام پہنچایا جاتا ہے پیغام سننے والوں سے زیادہ اس پیغام کے محافظ ہوتے ہیں۔ متفق علیہ۔ (مشکواۃ۔ باب خطبۃ یوم النحر)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نور نبوت سے دیکھ رہے تھے کہ ایک زمانہ آئے گا جب خون مسلم ارزاں ہو جائے گا۔ مسلمان ایک دوسرے کا مال لوٹیں گے اور ایک دوسرے کی عزتیں پامال کریں گے۔ اس لیے پیشگی واضح فرمایا کہ ان چیزوں کی حرمت اور تقدس مکہ مکرمہ۔ ماہ ذی الحجہ اور قربانی کے دن کی حرمت اور تقدس سے کم نہیں۔ ایک روایت میں تو یہاں تک ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کو مخاطب کرتے ہوئے قسمیہ فرمایا:

لحرمة المومن اعظم عند اللّٰه حرمة منک ماله ودمه.

(سنن ابن ماجہ ابواب الفتن ص ۲۹، طبع دہلی)

یقیناً ایک مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ عظمت والی ہے۔ یعنی مومن کا مال اور خون۔ (تجھ سے زیادہ حرمت والا ہے)

آج ہمارا وطن عزیز پاکستان جو برصغیر کے لاکھوں مسلمان مردوں، جوانوں، بوڑھوں، عورتوں اور شیر خوار بچوں کی جانی و مالی قربانیوں اور تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کی کئی سالوں پر مشتمل مشترکہ جدوجہد کے بعد جا کر حاصل ہوا تھا، جس فرقہ وارانہ تشدد، مسلکی تعصب اور مذہبی منافرت یا مذہب و مسلک کے نام پر دہشت گردی کے افسوس ناک حالات سے دوچار ہے ان

میں مذکورہ بالا حدیث پر غور کرنا اشد ضروری ہے۔ پاکستان بالخصوص صوبہ پنجاب کا کونسا ایسا شہر ہے جہاں فتنہ وفساد کی آگ نہیں سلگ رہی۔ کوئی گھر محفوظ نہیں۔ کوئی ہسپتال محفوظ نہیں حتی کہ مساجد اور امام بارگاہیں بھی دہشت گردی سے نہیں بچ سکیں۔ نوبت بایں جارسید کہ نماز جیسی عبادت مسجد جیسی پر امن جگہ میں کلاشنکوفوں اور بندوقوں کے سایہ میں پڑھنی پڑ رہی ہے۔ مساجد اور عبادت گاہوں کا احترام تو غیر مسلم بھی کرتے تھے۔ اس وقت قبائے ملت تار تار ہے اور چادر اخوت و اتحاد پارہ پارہ۔ یوم نحر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ میرے بعد گمراہ نہ ہوجانا اور ایک روایت کے مطابق ''میرے بعد کافر نہ ہو جانا'' کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی گردن مارنے لگے۔ بتاتا ہے کہ آپس کا کشت وخون نگاہ نبوی میں کفر و ضلال ہے۔ آج ہمیں چاہیے کہ اس ارشاد گرامی کے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھیں اور اپنے بارے خود فیصلہ کریں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں۔ کس ہولناک اور خطرناک رستے پر چل نکلے ہیں۔ ہماری عقلوں پر پردہ پڑ گیا ہے یا ہم اپنے ازلی ابدی دشمنوں کے آلہ کار بن کر اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں اور ان کے لیے راستہ ہموار کر رہے ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ ہمارا ازلی دشمن جس نے آج تک قیام پاکستان کو تسلیم نہیں کیا ہے پوری جنگی تیاریوں کے ساتھ ملک کے مشرق میں گھات لگائے بیٹھا ہے اور دور مار میزائلوں کا تجربہ ہی نہیں بلکہ انہیں ہماری سرحدوں کے قریب نصب کر کے بیٹھا ہے کہ موقع ملے تو وہی کھیل کھیلے جو اس سے پہلے وہ مشرقی پاکستان میں کھیل کر ہمارے ایک بازو کو کاٹ چکا ہے۔ لیکن ہم ہیں کہ شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی مقلد و غیر مقلد کے فروعی اختلافات کو ہوا دے کر اور ان میں بے جا تشدد کا راستہ اختیار کر کے اپنے ملک کی بنیادوں کو کمزور کیے جا رہے ہیں۔ جو رسول اپنے پرائے دوست دشمن بلکہ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آیا جس نے محض امن کی خاطر حدیبیہ کے مقام پر ناروا شرائط کے باوجود مکہ کے کافروں سے صلح کر لی۔ اہل بیت اطہار کے سرخیل جس امام عالی مقامؓ نے میدان کربلا میں بھی حتیٰ الامکان مسلمانوں کی باہمی خون ریزی سے بچنے کی کوشش کی اور جن صحابہ کرام کی خصوصی شان اور وصف قرآن مجید نے رحماء بینھم (آپس میں رحم دل ہیں) بیان کیا ہے۔ آج انہیں امن کی پیامبر و علمبردار پاکیزہ ہستیوں کے نام پر اور ان کی نسبت سے مختلف ''سپاہ'' اور ''تحریکیں'' وجود میں آ گئی ہیں جو ایک دوسرے

کے ساتھ برسرپیکار ہیں اور ایک دوسرے کا گلا کاٹ کر امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے اور نفرت پھیلانے کے گناہ عظیم کا ارتکاب کر رہی ہیں اور افسوس یہ ہے کہ انہیں اس ناقابل معافی جرم کا احساس بھی نہیں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

امت کا مجتمع رہنا رحمت اور امت کے درمیان تفرقہ بازی عذاب ہے۔ امام ابوجعفر طحاوی نے فرمایا ہے:

نری الجماعة حقاو صوابا والفرقة زیغا و عذابا.

(شرح الطحاویہ فی عقیدۃ السلفیہ ص : ۴۵۸ طبع ریاض سعودی عرب)

ہم جماعت (مسلمانوں کے اکٹھے رہنے) کوحق اورٹھیک سمجھتے ہیں جبکہ تفرقہ بازی کوٹیڑھ پن اور عذاب۔

فقہ حنفی کی مستند اور معروف کتاب ''البحر الرائق شرح کنزالدقائق'' جلد ہشتم کتاب الکراھیۃ ص : ۱۸۲ (طبع مصر) پر اہل السنۃ والجماعت کی دس نشانیاں بتائی گئی ہیں جن میں سے آٹھویں اور دسویں علامت یہ ہے کہ:

والثامن لایکفر احدا من اھل القبلة بذنب

اور آٹھویں علامت یہ ہے کہ وہ اہل قبلہ میں سے کسی آدمی کو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ ٹھہراتا ہو۔

والعاشر یری الجماعة رحمة والفرقة عذاباً

اور دسویں یہ کہ وہ جماعت (اتحاد امت) کو رحمت اور فرقت (تفرقہ بازی) کوعذاب تصور کرتا ہو۔

عبداللہ بن جعفر الحمیری نے قرب الاسناد میں حضرت علی المرتضیٰؓ کا ایک فرمان نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

عن علی علیه السلام قال ثلث موبقات نکث البیعة و ترک

السُنَّة و فراق الجماعة. (ص: ۲۳۱)

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا تین چیزیں باعث ہلاکت ہیں:

۱۔ بیعت کا توڑنا ۲۔ سنت کا چھوڑنا ۳۔ جماعت کو چھوڑ دینا

فکری ونظریاتی اور عملی اختلاف امت مسلمہ میں کب نہیں رہا؟ ہمیشہ اور ہر دور میں یہ اختلاف ھوتا آیا ہے۔ صحابہ کرام، فقہاء امت، ائمہ مجتہدین۔ مفسرین اور محدثین کے درمیان بیشمار مسائل میں اختلاف ہوا جو اہل علم سے مخفی نہیں۔ یہ اختلاف امت کے لیے آسانی اور رحمت کا باعث ہوا۔ لیکن جب یہی باعث رحمت اختلاف باہمی عداوت وعناد اور جنگ و جدل کی شکل اختیار کرلے، برداشت رواداری اور وسعت ظرف کی جگہ تنگ نظری اور عدم برداشت آجائے۔ مسلمان مسلمان کا گلہ کاٹنے لگے تو ہمیں چاہیے کہ مندرجہ بالا ارشادات نبوی کی روشنی میں اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ کہیں واقعتاً ہم کفر کی طرف تو نہیں لوٹ رہے۔ یہ کہاں کا شیوہ ایمانی۔ کہاں کا عشق رسول، کہاں کی محبت اہل بیت اور کہاں کی صحابہ کرام کے ساتھ عقیدت ہے کہ مسلمان مسلمان کے خون کا پیاسا ہو۔ کسی کی جان محفوظ ہے نہ عزت نہ مال۔ اسلامی مملکت تو اپنی آغوش میں لینے والے غیر مسلموں تک کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم کسی غیر ملکی سازش کا شکار ہو رہے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم خود اپنی بداعمالیوں کے ذریعے عذاب خداوندی کو دعوت دے رہے ہیں؟ قرآن مجید نے فرمایا تھا:

> وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها کذالک یبین الله لکم آیاته لعلکم تهتدون. (سورۃ آلِ عمران:۱۰۳)

> اور تم (اپنی باہمی عداوتوں اور لڑائیوں کے باعث) دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے سو اس نے (تمہارے درمیان باہمی الفت و اخوت پیدا کرکے) تمہیں اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ کریم اپنے احکام کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

کیا آج ہم پھر اس دوزخ کے گڑھے کے کنارے نہیں کھڑے ہیں؟ سوچیے اور غور کیجیے۔ کہیں اس کا جواب اثبات میں نہ ہو۔ ایسے لگتا ہے کہ ہم پھر رجعت قہقری کر رہے ہیں اور

نفرت و عداوت کے گڑھے کے کنارے کھڑے ہیں۔ باہمی مودت و محبت اور اخوت و بھائی چارے کے جذبات اگر پروان نہ چڑھیں تو کسی ترقی کو ترقی نہیں کہا جاسکتا۔ ہم اس وقت دوراہے پر کھڑے ہیں۔ اگر ہم نے ہوش کے ناخن نہ لیے اور وحدت امت کی خاطر اپنے باہمی فروعی اختلافات کو فراموش کر کے ہیئت ملی کو مستحکم نہ کیا تو:

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

ضرورت اس امر کی ہے کہ "سپاہوں" اور "تحریکوں" کے سربراہان محبّ وطن اور اسلام دوست عناصر سر جوڑ کر بیٹھیں۔ ذاتی جماعتی گروہی فرقہ وارانہ مسلکی، نسلی، لسانی اور علاقائی مفادات سے بلند ہو کر ملت کے استحکام ملکی سالمیت قومی وحدت اور اسلامی تشخص و اقدار اُجاگر کرنے کی سبیل پیدا کریں۔ ذرائع ابلاغ پریس بالخصوص ہمارے واعظین و مبلغین اور خطباء و حدت اُمت کے لیے موثر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ یہ مسلمہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ باہمی یگانگت، اخوت و محبت اور اتحاد و اتفاق کے بغیر کسی بھی معاشرے میں امن وسکون اور اطمینان کی دولت نصیب نہیں ہوسکتی۔

زاتفاق مگس شہدمی شود پیدا
خدا چہ لذتِ شیریں دراتفاق نہاد

وما علینا الاالبلاغ

ڈاکٹر محمد صحبت خان کوہاٹی کی نئی کتاب ☆ جس پر انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری عطا کی گئی

فروغِ علم میں

خانوادہ سیال شریف

اوران کے خلفاء کا کردار

باہتمام سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی شائع ہوگئی ہے۔

ملنے کا پتہ: دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی ۔فرید بکسٹال لاہور